# نقشِ آغاز

## علماء اور دینی مدارس کے خلاف حکومت کی یلغار
## ایوان بالا سینٹ میں تقریر اور حق کا اظہار

گذشتہ چند ہفتوں سے دینی مدارس، اسلامی یونیورسٹی اور علماء دین سے متعلق وزیر داخلہ کے مذموم بیانات، ملک بھر میں علماء کی گرفتاریوں اور حکومتی عزائم کے خلاف سینٹ میں دینی جماعتوں کے رابطہ گروپ نے سینٹر مولانا سمیع الحق کو بطور نمائندہ کے تقریر کا موقع عنایت فرمایا اور ظاہر ہے کہ دینی جماعتوں کی جانب سے سینٹ میں تقریر کرنے کا حق بھی ان ہی کو پہنچتا تھا کہ ملک بھر میں گرفتار ہونے والے زیادہ تر علماء کا تعلق بھی ان ہی کی جماعت سے تھا چنانچہ مولانا سمیع الحق نے ایوان بالا سینٹ میں ۹۵ - ۱۱ - ۲۲ کو خطاب فرمایا ذیل میں سینٹ سیکرٹریٹ کے حوالے سے آپ کی وہی تقریر من وعن نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

**جناب چیئرمین:** مولانا صاحب، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

**مولانا سمیع الحق:** جی۔

**جناب چیئرمین:** ارشاد فرمائیں۔

**مولانا سمیع الحق:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! یقیناً آپ کے علم میں ہوگا کہ دو تین دنوں میں حکومت نے ملک بھر میں یکایک اور بلا جواز علماء کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ انہ نے یک طرفہ طور پر مذہبی اور دینی قوتوں کے جو لیڈر تھے یا کارکن تھے، ان کے مدارس پر چھاپے مار کر، را کو گھروں پر چھاپے مار کر سینکڑوں علماء کو گرفتار کر لیا ہے۔ ادھر ایسے بیانات بھی آرہے ہیں کہ دینی مدارس کو ا کا گڑھ کہا جا رہا ہے اور دہشت گردی اور تخریب کاری ساری دینی مدارس سے منسوب کی جارہی ہے جو قطعی غلط الزام ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کسی بھی دینی مدرسہ سے ایک کلاشنکوف بھی برآمد کر سکتے۔ وہاں تو انسانوں کو تہذیب، اخلاق، امن اور حب الوطنی کا درس دیا جاتا ہے۔ وہاں انسان کو انسان جاتا ہے۔ اب کہیں بھی کوئی مسئلہ اٹھتا ہے تو ان کا سارا نزلہ دینی مدارس پر گرتا ہے۔ یہاں تک کہ انتشا

سلامی یونیورسٹی اسلام آباد جو کہ اس ملک کی نیک نامی اور عالم اسلام میں وقعت کا ذریعہ تھی، جس میں پچاس ممالک کے تقریباً ڈیڑھ دو ہزار طالب علم، علم حاصل کر رہے ہیں، اس پر جناب وزیر داخلہ نے بلاوجہ اتنا بڑا الزام لگا دیا ہے۔

**میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کسی بھی دینی مدرسہ سے ایک کلاشنکوف بھی برآمد نہیں کر سکتے**

جناب والا! یقیناً ہمارے ملک میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے (مصری سفارتخانہ پر بم دھماکہ) جس کی ہم سب مذمت کرتے ہیں اور کبھی بھی دینی قوتیں دہشت گردی کی قائل نہیں رہی ہیں، مگر وزیر داخلہ کے بیانات سے گویا مصر کو خود ہم نے کہا کہ ہاں! ہم ملزم ہیں۔

**جناب چیئرمین** : پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر ذرا مختصر کریں۔

**مولانا سمیع الحق** : جناب والا! اسی موضوع پر پہلے بات ہو رہی تھی اور اسی کے حوالے سے ہم واک آؤٹ کر گئے تھے۔

**جناب چیئرمین** : میرا مطلب ہے کہ اپنا موقف ذرا مختصر بیان کریں۔

**مولانا سمیع الحق** : (ہمارا باہمی مشورہ ہوا ہے کہ) اپوزیشن کی تمام پارٹیوں کی طرف سے صرف میں ہی تقریر کروں گا اور کوئی معزز رکن بات نہیں کرے گا تو مصر کی حکومت نے ہم پر نہ تو الزام لگایا ہے اور نہ ہی ہم پر شک کیا ہے، وہاں کی کچھ جماعتوں نے اس بات کا اعتراف بھی کر لیا ہے کہ ہم دہشت گردی کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ لیکن وزیر داخلہ نے ایسے بیانات دیئے کہ گویا ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم مجرم ہیں۔ اگر اسلامی یونیورسٹی میں ایسے لوگ تھے

**حکومت نے خواہ مخواہ ایک CRACK DOWN (کریک ڈاؤن) صرف اور صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لیے دینی قوتوں کے خلاف کھول دیا ہے۔**

تو ان کی VERIFICATION وزیر داخلہ نے کیسی کی؟ اب وزیر داخلہ یہ ساری ذمہ داری قبول نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کو بے چارے علماء اور مدارس پر ڈال رہے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت نے خواہ مخواہ ایک CRACK DOWN (کریک ڈاؤن) صرف اور صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لیے دینی قوتوں کے خلاف کھول دیا ہے۔

جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے، اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ آپ کو پتہ ہے کہ خود علماء نے جمع

ہو کر فرقہ واریت کے خلاف اتحاد کیا اور فرقہ واریت کی آگ ہم نے بجھائی یکجہتی کونسل اسی لیے قائم ہوئی ۔ الحمد اللہ پچھلے پچاس سالوں میں پہلی دفعہ اس سال محرم الحرام پورے امن سے گزرا۔ اب جو واقعات ہو رہے ہیں، وہ اکا دکا ہیں۔ وہ فرقہ واریت کی وجہ سے نہیں ہوتے ہیں ۔ میں ان کے بارے میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ان میں لوگوں کی ذاتی دشمنیاں شامل ہوتی ہیں، ذاتی انتقام ہوتا ہے ۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی سنی قتل ہوتا ہے تو اسے شیعوں کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے اور اگر کوئی شیعہ قتل ہوتا ہے تو سنیوں کا نام لے لیا جاتا ہے ۔ تاہم اصل قاتل جو ہیں وہ دندناتے پھرتے ہیں اور وہ بیچ سے نکل جاتے ہیں ۔ اکثر جو ملک میں قتل ہو رہے ہیں وہ LAW AND ORDER کی کمزوری کی وجہ سے ہو رہے ہیں، ذاتی انتقام اور دشمنیوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں ۔ ان حقائق کے باوجود ملی یکجہتی کونسل کی ساری جماعتوں کو تشدد کا نشانہ بنانے اور گرفتار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت ملی یکجہتی کونسل کی کوششوں سے خوش نہیں ہے ۔

جناب والا ! ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہماری بعض جماعتوں کو توڑا جا رہا ہے اور ورغلا ، ورغلا کر جبراً گھیر کر ان کو کونسل سے باہر نکلنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ۔ ہمارے سینکڑوں علماء ایسے ہیں ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ کا تعلق میری جماعت جمعیۃ علماء اسلام سے ہے ۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ نہ وہ سپاہ صحابہ میں ہیں ۔ نہ تحریک جعفریہ میں ہیں نہ وہ سپاہ محمد میں ہیں اور پرامن شیخ الحدیث ایک عالم ایک مدرس درس دیتا ہے ۔ رات ساڑھے بارہ بجے ان کے گھروں میں جا کر اٹک میں، واہ میں، تلہ گنگ میں، چکوال میں پنڈ دادنخان میں، جہلم میں، حضرو میں ، ان کو اچانک گرفتار کر لیا گیا ۔ تو وزیر داخلہ فرمائیں کہ کیا آپ نے اسلامی قوتوں کے خلاف محاذ کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے ؟ اور جنگ لڑنے کا ؟ تو پھر ہم بھی اپنے فیصلوں میں آزاد ہوں گے کہ ہم اپنے لوگوں کو سڑکوں پر نکالیں ۔ ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ لوگوں کو سڑکوں پہ نکالا جائے ۔

> ایمان اور جہاد کی بات ہم کرتے رہیں گے، خواہ امریکہ جئے یا مرے ۔ یہ ہمارے آئین کا تقاضا ہے ۔ ہمارے مذہب کا تقاضا ہے اگر اسلامی یونیورسٹی میں ایمان و جہاد کی بات ہوتی ہے تو پھر تمام مساجد کو وزیر داخلہ صاحب تالا لگا دیں ۔ تمام خانقاہوں کو تالا لگا دیں ۔ یہ جہاد اور ایمان کی بات نہ ہوتی تو آج ہم روس کے غلام ہوتے ۔

وزیر داخلہ کہتے ہیں کہ میرا بس چلے تو میں اسلامی یونیورسٹی کو بند کر دوں ۔ آپ کی پارٹی پی پی پی کا ایک ذمہ دار عہدہ دار اس کا سربراہ ہے جس کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے اور صدر پاکستان خود اس کا چانسلر ہے ۔ اگر یہ تخریب کاری

نوری ایکٹر ملک معراج خالد اس کا ذمہ دار ہے۔ وزیر داخلہ اس کا ذمہ دار ہے۔ جو غیر ملکی طالب علموں کی VERIFICATION کرتا ہے۔ ہمارے ہاں ایک پشتو کا محاورہ ہے کہ بجلی کہاں گرتی ہے اور سیلاب کہاں آجاتا ہے۔ یہ غریب علماء اور طلباء یہ امن لوگ ہیں۔

ایمان اور جہاد کی بات کرتے رہیں گے۔ خواہ امریکہ جلے یا مرے۔ یہ ہمارے آئین کا تقاضا ہے۔ ہمارے مذہب کا تقاضا ہے اگر اسلامی یونیورسٹی میں ایمان و جہاد کی بات ہوتی ہے تو پھر تمام مساجد کو وزیر داخلہ صاحب تالا لگا دیں۔ تمام خانقاہوں کو تالا لگا دیں۔ یہ جہاد اور ایمان کی بات نہ ہوتی تو آج ہم روس کے غلام ہوتے۔ اور ایمان و جہاد کی برکت سے ہم نے روس جیسی بڑی طاقت کو تہس نہس کر دیا۔ ظاہر ہے امریکہ کو تو ہم دشمن لگ رہے ہیں، لیکن آپ امریکی مفادات میں اس حد تک کیوں جاتے ہیں کہ ساری دینی قوتوں کو آپ کرش کر رہے ہیں۔ اگر وزیر داخلہ کوئی ثبوت پیش کریں کہ ان علماء میں سے کوئی بھی فرقہ واریت میں ملوث پایا گیا یا دہشت گردی میں۔ تو میں اسی وقت یہاں سے استعفیٰ دے دوں گا۔ اور اگر نہیں پیش کر سکتے تو وزیر داخلہ استعفیٰ دے دیں۔ جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ دینی علماء اور دینی قوتوں کو حکومت اس حد تک مجبور نہ کرے۔ ہم انشاء اللہ ایک دو دن میں یکجہتی کونسل کا اجلاس بھی بلا رہے ہیں.... آئین کی دھجیاں تو پہلے سے اڑا دی گئیں۔ ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے لیے اور امریکہ کا گماشتہ سٹیٹ بنانے کے لیے یہ ساری جدوجہد ہے۔ میں ان الفاظ پر تمام دینی قوتوں سے اور جو ہمارا رابطہ گروپ ہے۔ ساری اپوزیشن کی طرف سے احتجاج کرتا ہوں اور وزیر داخلہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ فوراً ان علماء کو رہا کر دیں۔ یہ یکطرفہ اور بلاجواز گرفتاریاں خواہ تحریک جعفریہ کی ہیں، سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد اور جمعیت یا جماعت اسلامی ان سب کے بارے میں ہمارا ایک ہی موقف ہے کہ ان سب کو رہا کیا جائے۔

---


## دفاعِ امام ابوحنیفہؒ

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات ۳۷۰ قیمت مجلد/ ۷۵ روپے

جس میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت و سوانح، علمی و تحقیقی کارنامے، تدوین فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، دلچسپ واقعات، نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت و جامعیت، تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر بصیرت حاصل تبصرے۔

ادارۃ العلم والتحقیق ـــ دارالعلوم حقانیہ ـــ اکوڑہ خٹک ـــ نوشہرہ